وھدی ورحمۃ لقوم یومنون - قل نزلہ روح القدس من ربک لیثبت الذین امنوا وھدی وبشری للمسلمین ھذا بیان للناس وموعظۃ للمتقین - بالحق انزلناہ وبالحق نزل - قل ھو للذین امنوا ھدی وشفاء - ماکان حدیثا یفتری - اب ظاہر ہے کہ خداتعالی نے ان ایات مین کئے قسم کی خصوصیتین اور صفتین قرآن کریم کی بیان فرمائی ہین ازانجملہ ایک یہ کہ وہ تمام صداقتون پر مشتمل ہے (۲) وہ مفصل کتاب ہے - (۳) وہ ان لوگونکو ہدایت دیتا ہے کہ جو خداتعالی کی رضامندی کی اور دارالسلام کے طالب ہین - (۴) وہ ظلمات سے نور کیطرف نکالتا ہے اور نامعلوم باتین سکہاتا ہے (۵) ہدایت اسکی ہدایت ہے - (۶) باطل اسکی طرف کسیطور سے راہ نہین پا سکتا - (۷) جسنے اس سے پنجہ مارا وہ وثقی کو پنجہ مارا (۸) وہ سب سے [illegible]

وہ حکمت بالغہ ہے اسمین ہر یک چیز کا بیان ہے (۱۱) وہ حق ہے یعنے آپ بھی سچا ہے اور سچ کی شناخت کیلئے محک بھی ہے - (۱۲) وہ لوگون کے لئے ہدایت ہے اور ہدایتونکی اس مین تفصیل ہے اور حق وباطل مین فرق کرتا ہے (۱۳) وہ قرآن کریم ہے کتاب مکنون ہے جسکے ایک معنے یہ ہین کہ صحیفہ فطرت مین اسکی تعلیمین منقوش ہین یعنے اسکی تعلیم فطرتی ہے جیسا کہ

انا انزلناہ قریبا من القادیان والی قران مین اسکا پتہ ہو تو خبر نہین - ایسا ہی اور آیات مین آپنے تصرف کیا ہے اور انکو آیت احادیث قرار دیا ہے اور کہین کچھ بڑہا گہٹا دیا جس شخص کا الفاظ قرآن کی حفظ وضبط میں حال ہو وہ قرآنکی حقایق ومعارف کیا خاک بیان کریگا - لاہور کی مباحثہ مین جو مولوی عبدالحکیم صاحب سے ہوا تہا آپنے آیات قرآن کو غلط پڑہا ایک کتاب حدیث کی عبارت پڑہی تو غلط پڑہی جس سے حاضرین کو یقین ہو گیا کہ آپ ایک رکوع قرآن شریف اور ایک حدیث صحیح نہین پڑہ سکتے -

لے اس فطرت کی ذرا توضیح وتشریح کی ہوتی جسمین یہ تعلیم قرآن مکنون ومنقوش ہے تاکہ اچھی طرح آپکا نیچری ہونا ناظرین پر ثابت ہوتا - شاید اسی خوف سے آپنے اس توضیح سے سکوت کیا ہے اور نقل آیت پر اکتفا فرمایا - جو لوگ اسکی نیچری اصولپر توضیح چاہین وہ سرسید کے

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

فرمایا ہے فطرۃ التی فطر الناس علیہا (۱۴) وہ قول فصل ہے اسمین کچھ بھی شک نہین (۱۵) وہ اختلاف کے دور کرنیکے لئے بہیجا گیا ہے (۱۶) وہ ایمان وارون کے لئے ہدایت وشفا ہے۔ اب فرمائی کہ یہ عظمتین اور یہ خوبیان کہ جو قرآن کریم کی نسبت بیان فرمائی گئی احادیث کی نسبت ایسی تعریفون کا کہان ذکر ہے پس میرا مذہب فرقہ ضالہ نیچریہ کیطرح یہ نہین ہے کہ مین عقل کو مقدم رکھہ کر قال اللہ اور قال الرسول پر کچھ نکتہ چینی کرون ایسے نکتہ چینی کرنے والون کو ملحد

تصانیف مغالطہ کرین۔ اور اگر اسلامی اصول پر فطرت اور آیت فطرکی شرح مطلوب ہو تو اشاعۃ السنۃ ملاحظہ فرماوین۔

۱ ان عظمتون اور خوبیون [illegible] ان خوبیون کو بیان کیا۔ اور تحصیل حاصل اور خروج از بحث کا ارتکاب کیا جس کی یہ نوبت دفعہ

۲ ایکی اس قسم کی نکتہ چینیان کہ تیس یا چالیس ہزار فٹ سے اوپر ہوا نہین۔ لہذا آسمانپر کسی زندہ کا جانا ممکن نہین وبنا ٔعلیہ آنحضرت کا جسمانی معراج اور حضرت مسیح کا جسم سمیت آسمانپر عروج ممکن نہین ہے مسیح اسمانون پر ہین تو وہان کیا کہاتے ہونگے اور آپکے بال بڑہ گئے ہونگے اور اگر حضرت جبرائیل امین بذات خود زمین پر نازل ہوں تو سورج دجوانکا ہمسایہ کو اثر نہ فاسد اور معدوم ہو جائیگا) اور حضرت مسیح نے واقعین کوئی جانور نہین بنایا اور کوئی مردہ زندہ نہین کیا اور کوئی کوہڑی اور اندہا اچہا نہین کیا وہ صرف مسمریزم کا عمل کیا کرتے یا اپنے باپ یوسف نجار سے سیکہی ہوئی کام نجاری سے کلین اور کہلونے بناتے اور ان چیزون کے ظاہری مراد لینا عقل و ایمان و توحید قرآن کے مخالف ہین وغیرہ وغیرہ نیچریون کیطرح نکتہ چینی نہین تو آپ بیان کرین کہ یہ کس صحابی یا تابعی یا امام مجتہد قرون ثلاثہ سے اسی قسم نکتہ چینی قال اللہ و قال الرسول پر مروی و ثابت ہے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہون بلکہ مین جو کچھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالے کیطرف سے ہمکو پہنچایا ہے اُس سب پر ایمان۲ لاتا ہون۔ صرف عاجزی۳ اور انکساری کے ساتھہ یہ کہتا ہون کہ قرآن کریم ہر یک وجہ سے احادیث

سلہ الحمد للہ۔ رجل قضی علی نفسہ آپنے اپنے نفس پر خود ہی فیصلہ کیا اور صحیح فتویٰ لگایا اسی نظر سے کہ ایسے نکتہ چینی کرنے والے آپ کے اعتراف سے ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہین آپکو علماء اسلام ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہین فتوے تکفیر ملاحظہ ہو۔

سلہ محض کذب ہے اور [illegible] آپ گو ان الفاظ پر جو خدا و رسول نے [illegible] ہین ایمان رکھتے ہین۔ مگر ان معانی پر جو ان الفاظ سے خدا و رسول نے مراد رکھے ہین۔ اور زمانہ رسالت سے اسوقت تک مسلمانون مین وہ مراد خدا و رسول تسلیم کی گئی ہے آپ ہرگز ایمان نہین رکھتے۔ اور لفظی ایمان (جو آپ رکھتے ہین) نیچری بھی رکھتے ہین۔ وہ ملک جبریل وحی نزول وغیرہ الفاظ زبان پر لاتے اور انکو مانتے ہین وبا اینہمہ وہ آپکے اقرار لسانی کے بموجب ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہین تو پھر آپ کیون خارج نہوئے۔ فتوے تکفیر ملاحظہ ہو۔

سلہ یہ عاجزی دلی اور مخلصانہ نہین بلکہ لفظی اور منافقانہ ہے مصداق بیت ؎

سنگین دل است ہر کہ بظاہر ملائم است ٭ صائب درون بیضہ نگر سینہ دانہ را ٭

اور یہ ظاہری اور لفظی عاجزی بھی بعض تحریرون مین ہے۔ آپنے بعض تحریرون مین تو ایسی درشتی اور سخت گوئی اس وسعت سے اختیار کی ہے کہ اس سے صحابہ تابعین و تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین و علماء دین قرون اولیٰ سے لیکر اسوقت تک نہین چھوٹے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

احادیث پر مقدم ہے اور احادیث کی صحت عدم صحت پر کھنے کے لئے وہ محک[۵۱] ہے اور مجکو خدا تعالے نے قرآن کریم کی اشاعت[۵۲، ۵۳] کے لئے امور کیا ہے تا مین جو ٹہیک ٹہیک منشار قرآن کریم کا ہے لوگون پر ظاہر کرون اگر اوس خدمت گذاری مین علماے وقت کا میرے پر اعتراض ہو اور وہ

آپ ان لوگون کو اعتقاد حیات و معجزات مسیح علیہ السلام کی سزا مین مشرک واحمق و بے حیا و بے ایمان رکھہ چکے ہین کیا عاجزی وانکساری اسی کا نام ہے؟ یہ تو پرلے سرے کی رعونت وتکبری ہے۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق مطلوب [illegible]

۵۱ محض کذب ہے اور صریح مغالطہ ہر چند قرآن کریم رتبہ ثبوت مین حدیث سے مقدم ہے۔ مگر حدیث صحیح اپنے منصب وخدمت تشریح وتفسیر مین قرآن سے مقدم ہے۔ حدیث نہ ہو تو قرآن مجید کے بہت سے احکام سمجھہ مین نہ آوین اور نہ وہ دستور العمل ہو سکین فتوے کا صفحہ ۱۸۳ ملاحظہ ہو۔

۵۲ غلط محض ومغالطہ ہے۔ چنانچہ بارہا بیان ہو لیا ہے آپ باربار ایک ہی بات کا اعادہ کرتے ہین ہم کہانتک اسکے جواب کا اعادہ کرین۔

۵۳ اشاعت نہین آپ بزعم خود قرآن کا اخمال اور اماتت چاہتے ہین کیا قرآن کی یہی اشاعت ہے کہ اسکے معجزات کی حقائق مشہورہ متواترہ کو مٹا دین۔ اور اسکی اخبار اور پیشگوئیون کو نیست نابود کرنا چاہین جو آپ کر رہے ہین مگر آپ خوب یاد رکہین کہ خدا تعالے قرآن کا محافظ خود ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور وہ اپنے نور کو آپ پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ منکر ناخوش ہون۔ ”واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون“

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(96)

یہ کوئی بیہودہ خیال نیچریہ کیطرف منسوب کرین تو مین انپر کچہ افسوس نہین کرتا بلکہ خدا تعالے سے چاہتا ہون کہ خدا تعالے وہ بصیرت اُنہین عطا فرماوے جو مجہے عطا فرمائی ہے نیچریونکا اول دشمن مین ہی ہون اور ضرور تہا کہ علما

ا اپ نیچریون کے شاگرد اور اس گہرانے کے فیض یاب ہے بابا کے بیان سے کون لایا + جسنے پایا یہین سے پایا۔ اور پہر مدعی عداوت ! نمک خوردن اور نمکدان شکستن اسیکا نام ہے۔ حضرت اپنے جو عقائد باطلہ ظاہر کئے ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہین اور وہ سولی چڑہائے گئے ہین اور انکے معجزات مسمریزم کا اثر تہا وغیرہ وغیرہ۔ ایہین سر بسر سرسید کی زلہ [illegible] کے ساتہہ ثابت کیا جائیگا۔ پہر آپکا یہ دعوے کہ نیچری کا اول دشمن مین ہون اس خاندان کا کفران نعمت نہین تو کیا ہے۔ اس خاندان کے متوسلیں خصوصًا امرتسر و گجرات کے ساکنین کیخدمت مین ناصحانہ التماس ہے کہ ایسے ناشکر و عاق شاگرد سرسید کو آپ لوگ سرسید کا خلیفہ سمجہکر اس سے حسن عقیدت رکہتے ہین یہ سرسید کی حق تلفی و ناشکری ہے۔ اور بڑے افسوس اور کمال شرم کی بات سرسید کا دیانی کا یہہ کلمہ سنین اور پہر کادیانی کے حق مین اپ لوگون کے حسن عقیدت پر مطلع ہون تو یقینًا آپ لوگون سے دل سے ناخوش ہون گو فرط مروت سے بظاہر کچہ نہ کہین۔

بہتر ہے کہ آپ لوگ غیرت و حمیت مذہبی کو کام مین لاوین اور کادیانی کے شاگرد ہو کر مدعی عداوت ہونے پر اسکا ساتہہ ندین۔ اور یہ تو سوچین اور کہین کہ وہ کون نیچرل عقدہ ہے جو سرسید سے حل نہین ہوا۔ اور اسکو کادیانی نے حل کر دیا ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

میری مخالفت کرتے کیونکہ بعض احادیث کا یہ منشا پایا جاتا ہے کہ مسیح موعود
جب آئیگا تو علماء اسکی مخالفت کرینگے اسکی طرف مولوی صدیق حسن صاحب
مرحوم نے آثار القیامۃ[۵۲] مین اشارہ کیا ہے اور حضرت مجدد[۵۳] صاحب سرہندی نے

۲۹۶
نمبر ۱ و ۲ و ۳
نمبر اصفحہ آئینہ

جس کی وجہ سے آپ اس کے پیچھے لگ گئے ہین۔ ایسا کوئی عقدہ بیان نکرسکین
تو خیال فرماوین کہ پھر سید کو چھوڑ کر اسکا اتباع آپکے لئے کب زیبا ہے؟
و ان تینون فقرات مین آپنے کذب و مغالطہ سے کام لیا ہے۔ اور اس سے
اپنا دجال ہونا ثابت کیا ہے۔ کسی حدیث مین یہ پایا نہین جاتا کہ حضرت مسیح
آئینگے تو علماء وقت انکی مخالفت کرینگے اور نواب صاحب مرحوم نے
[illegible]
کتاب آثار قیامۃ مین یہ بات لکہی ہے۔ حضرت مجدد صاحب سرہندی نے بہی مکتوبات
کے صفحہ ۱۰۷ مین یہ نہین کہا کہ علماء وقت حضرت مسیح کو اہل الرائے کہینگے اور یہ
خیال کرین گے کہ یہ حدیثون کو چھوڑتا ہے۔ اور صرف قرآن کا پابند ہے
جیساکہ آپ نے انسے نقل کیا اور اسکو مسیح موعود کا خاصہ سمجہکر اپنے لئے
تجویز کیا ہے۔ بلکہ مجدد صاحب نے اسمقام مین جو کہا ہے وہ یہہ ہے نزدیک
است کہ علماء ظواہر مجتہدات اورا علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام از کمال
دقت و غموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند۔ اس قول مین
مجدد صاحب کی صاف تصریح ہے کہ جو لوگ حضرت مسیح کی مجتہدات پر انکار
کرینگے وہ انکو کتاب و سنت دونو کے مخالف قرار دین گے نہ قرآن کے موافق
اور صرف حدیث کے مخالف یہہ آپکے کذب کا ثبوت ہے۔ اب اپنا مغالطہ
سنئے کہ آپ نے صرف الزام مخالفت حدیث کے مورد ہونے سے اپنا مسیح ہونا
نکال لیا اور اس مغالطہ سے ناواقف مسلمانون کی آنکہون مین خاک ڈالکر ان کو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بہی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۷ مین لکہا ہے کہ مسیح موعود جب آئیگا تو علماء وقت اسوقت کے اہل الرائے کہینگو یعنے خیال کرینگے کہ یہ حدیثونکو چھوڑتا ہی اور صرف قرآن کا پابند ہے اور اسکی مخالفت پر آمادہ ہو جائینگے۔

والسلام علی من اتبع الہدی۔ غلام احمد ۲۱ جولائے ۱۸۹۱ء

اس روشن بات کے دیکہنے سے اندہا کرنا چاہیے کہ حدیث بلکہ قرآن کے ہزاروں مخالف ہر زمانہ مین گزر چکے ہین اور علماء وقت انکو منکر و ملحد و بے دین کہتے چلے آئے ہین پہر وہ کیا صرف اس الزام مخالفت کا مورد ہونے سے مسیح بن گئے ہرگز نہین۔

ہم ان واقعات [illegible] سے اس خالف [illegible] کرتے ہین کہ مسیح کا خاصہ صرف یہی نہین جو آپنے انکا خاصہ قرار دیا ہے۔ بلکہ انکی خواص و علامات وہ برکات و معجزات ہین جو قرآن اور حدیث مین بیان ہوئے ہین۔ اور زمانہ نزول قرآن سے اسوقت تک اہل اسلام مین مسلم چلے آئے ہین۔ اور آپ کی ذات مین ان خواص و علامات کا نام و نشان نہین بلکہ مسیح کی صفات و خواص کی کاٹ کے اضداد آپ مین موجود ہین۔ جنکی نظر سے آپ کو ضد المسیح کہنا جائز ہے۔ حضرت مسیح نے مردے زندہ کیے کوڑہے اچھے کئے آپ خود ہمیشہ انواع امراض مین مبتلا رہتے ہین جنکی نظر سے آپکو حواری آپکی شان مین بلسان حال یہ کہتے ہین سہ جو طبیب اپنا تہا وہ خود ہی مریض ہجر ہے۔ وہ باد ماہ مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے۔ حضرت مسیح ایسے خلق مجسم تہے کہ خنزیر پاس سے نکلا تو اس کو سلام سے مخاطب کیا آپ ایسے بد خلق وبد گو ہین کہ مسلمانوں کو کتوں اور خنزیر کا خطاب دیتے ہین دیکہو ازالہ صفحہ ۲ وغیرہ حضرت مسیح برائی کے بدلے مین بہی برائی نہ کرتے آپ ناحق و ناکردہ گناہ مسلمانون کو گالیان دیتے ہین اشتہار ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء و فیصلہ آسمانی ملاحظہ ہو۔ لہذا ممکن نہین کہ ان اضداد صفات مسیح کے ساتہ صرف اس خیالی الزام کے سبب آپ مسیح بن سکین۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تحریر نمبر ششم از جانب خاکسار

آپ نے باین ہمہ تطویل میرے سوال کا جواب پہر بہی صاف ندیا اور آپکی اس کلام مین وہی اضطراب و اختلاف پایا جاتا ہے جو پہلی کلام مین موجود ہے آپ شرط صحت کو جو آپ کے خیال مین ہے پیش نظر رکہ کر صاف صاف الفاظ مین دو حرفی جواب دین کہ احادیث کتب حدیث خصوصًا صحیح بخاری و صحیح مسلم بلاتفصیل صحیح وواجب العمل ہین یا بلاتفصیل غیر صحیح و ناقابل عمل یا انمین تفصیل ہے۔ یعنے بعض احادیث صحیح ہین اور بعض غیر صحیح وموضوع [illegible] سلف مین کسی نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کو غیر صحیح وموضوع کہا ہے یا نہین۔

(۲) آپنے جو میرے اس سوال کا کہ سلف مین آپکا کون امام ہے جواب دیا ہے وہ میرے سوال کا جواب نہین ہے یعنے ابن صیاد کی نسبت وہ سوال نہین کیا تہا بلکہ آپ کے اس اعتقاد کی نسبت سوال کیا تہا کہ صحت احادیث کا معیار قرآن ہے اور جو حدیث قرآن کے موافق نہو وہ موضوع ہے۔ اب بہی آپ فرماوین (اگر آپکا اعتقاد فرقہ نیچریہ ضالہ کے موافق نہین ہے) کہ صحت احادیث کا معیار توافق قرآن کو ٹھہرانے مین سلف صالحین سے آپکا کون امام ہے۔

(۳) اجماع کی تعریف مین جو آپ نے کہا ہے یہ کس کتاب اصول وغیرہ مین پایا جاتا ہے تین چار صحابہ کے اجماع کو علماے اسلام سے کون شخص اجماع قرار دیتا ہے

(۴) شرح السنہ سے جو حدیث آپنے نقل کی ہے اوسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول منقول نہین ہے۔ بلکہ اوسمین ایک صحابی اپنا خیال ظاہر کرتا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہے جو اوسکی فہم مین آیا ہے اس قول صحابی کو آنحضرت کا قول قرار دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا نہین تو کیا ہے۔

۵۔ اشاعۃ السنہ مین جو مینے محی الدین ابن عربی کا قول نقل کیا ہے اوسکی نسبت کیا مین نے آخر ریویو مین بصفحہ ۳۴۵ ظاہر نہین کیا کہ مجھے اس سے اتفاق نہین ہے اوس صفحہ مین کیا یہ عبارت درج نہین کہ یہی جتانا اس امر سوم کے بیانسے ہمارا مقصود تہا اس سے اس امر کا اظہار مقصود نہین ہے کہ ہم خود بہی اس الہام کو حجت و دلیل جانتے ہین اور غیر ملہم کو کسی ملہم غیر نبی کے الہام پر عمل کرنا واجب سمجھتے ہین۔ نہین ہرگز نہین۔ ہم صرف کتاب اللہ و سنت کے پیرو ہین اور اسی کو حجت و دستور العمل اور عام راہ جانتے ہین نہ خود الہامی ہین نہ کسی اور کشفی الہامی [illegible] قول ابن عربی کا اسکانی قائل بنانا مجہپر افترا نہین تو کیا ہے آیات قرآن جو آپنے نقل کی ہین اونکو امر متنازعہ سے کچہ تعلق[1] نہین ہے مین اس امر کو اپنے تفصیلی جواب مین بیان کرونگا جب سوالات مذکورہ کا جواب پاؤنگا۔

۲۱ جولائی ابو سعید محمد حسین ۱۸۹۱ء

تحریر نمبر ششم از جانب کاد یانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

آپ نے پہر میرے پر یہ الزام لگایا ہے کہ مینے آپ کے سوال کا جواب صاف نہین دیا۔ مین حیران ہون کہ مین کن الفاظ مین اپنے

[1] حاشیہ صفحہ ۲۹۲ ملاحظہ ہو۔

جواب کو بیان کرون۔ یا کس پیرایہ مین ان گذارشون کو پیش کرون تا آپ اسکو واقعی طور پر جواب تصور فرماوین آپ کا سوال جو اس تحریر اور پہلی تحریرون سے سمجھا جاتا ہے۔ یہ ہے کہ احادیث کتب حدیث خصوصاً صحیح بخاری و صحیح مسلم

سوال پیرایہ تو آپکو معلوم ہے اور الفاظ بہی مخفی نہین۔ الفاظ صرف ہست یا نیست ہین۔ اور پیرایہ یہ کہ احادیث صحیحین سب کی سب صحیح ہین یا نہین۔ یا بعض صحیح ہین بعض غیر صحیح۔ مگر ان الفاظ اور اس پیرایہ مین جواب دینا آپکو مشکل ہے اسلیے آپ حیران اور یہہ سوچ رہے ہین کہ اگر کل یا بعض احادیث صحیحین کو غیر صحیح جانتے ہین تو آپکے دوست اہلحدیث (خصوصاً منشی [illegible] ناصر نواب صاحب اور حافظ محمد یوسف صاحب و منشی عبد الحق اور آپکی پارٹی) دام سے نکلتے ہین۔ کیونکہ یہہ لوگ اہلحدیث کہلاتے ہین اور آمین بالجہر کرتے ہین۔ اور آپکو اہلحدیث سمجھکر آپکے دام مین پہنسے ہوئے ہین۔ لہذا احادیث صحیحین کی صحت سے صریح انکار پر آپکے منحرف ہو جانیکا اندیشہ ہے اور اگر سب احادیث صحیحین کو صحیح مانتے ہین۔ تو آپکے جملہ خیالات و مقالات مسترد ہو (مثلاً حضرت مسیح بن مریم فوت ہو چکے ہین اور آنے والے مسیح وہ نہین ہین آپ ہین وغیرہ وغیرہ) کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کتب کی حدیثون مین ان خیالات کا صریح خلاف موجود ہے۔ اس حیرت و تردد مین آپکا اور ہم سب کا حال ہو رہا ہے۔ جو چہپکلی کو منہ مین لیکر یہ سوچ رہا تہا کہ اسکو کہاتا ہون تو کوڑہی ہوتا ہون چہوڑتا ہون تو کلنگی کہلاتا ہون۔ جسکی پنجابی زبان کی اس مثل مین حکایت ہے۔ کہا ئے تان کوڑہی چہوڑے تان کلنگی۔

صحیحین کل یا بعض غیر صحیح و قابل عمل [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ آپ میرے
منہ سے یہہ کہلانا چاہتے ہین کہ مین اس بات کا اقرار کرون کہ یہہ سب کتابین صحیح
اصحاب عمل ہین اگر مین ایسا کرون تو جناب بہت خوش ہوجائینگے اور فرمائینگے کہ اب
میرے سوال کا جواب پورا پورا آگیا لیکن مین سوچ مین ہون کہ کس شرعی قاعدہ کے
رو سے ان تمام حدیثون کو بغیر تحقیق و تفتیش کے واجب العمل یا صحیح قرار دے سکتا ہون
طریق تقوے یہہ ہے کہ جب تک فراست کاملہ اور بصیرت صحیحہ حاصل نہ ہو تب تک
کسی چیز کے ثبوت یا عدم ثبوت کی نسبت حکم نافذ نہین کیا جائے۔ اللہ جلشانہ
فرماتا ہے لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا

ahmadimuslim.de

اور اگر آپ یہہ اقرار کرین کہ کل یا بعض احادیث صحیحین غیر صحیح و موضوع ہین
قرار دین تو اسمین بہی ہم خوش ہین۔ کیونکہ اسمین آپ کی قلعی کھلتی ہے۔ اور ان
لوگون کی جو آپکو اہلحدیث سمجہکر آپکے دام مین مبتلا ہین۔ آپکے پنجہ سے نجات
اور ہدایت متصور ہے۔ آپ یہہ بات صاف و صریح طور پر لکھکر دیکھین ہم آپ پر
کیسی مسرت ظاہر کرتے ہین اور اس سے کیا نتائج نکالتے ہین۔

۳ — اس صورت مین تقوی کا طریق یہہ ہے کہ اپنی لاعلمی کا اظہار کیا جائے اور
"لا ادری" یعنے مین نہین جانتا ہون کہا جائے جو نصف العلم کہلاتا ہے۔
اور نہ یہہ کہ نہ اقبال کرین۔ نہ صاف انکار اور ادہر اودہر کی باتون مین جواب
کو ٹلا دین۔ جیسا کہ آپ کر رہے ہین۔ اور اگر اس قول سے یہہ مقصود ہے کہ
جملہ احادیث صحیحین کو صحیح کہنا بے بصیرتی ہے تو یہہ محدثین سلف و خلف پر
جو ان احادیث کو صحیح سمجھتے ہین تعریض و طعن ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سو اگر مین دلیری کرکے اس معاملہ مین دخل دون اور یہہ کہون کہ میرے نزدیک جو کچہ محدثین خصوصاً امامین بخاری اور مسلم نے تنقید احادیث مین تحقیق کی ہے اور جسقدر احادیث وہ اپنی صحیحون مین لاتے ہین وہ بلاشبہ بغیر حاجت کسی آزمایش کے صحیح ہین تو میرا ایسا کہنا کن شرعی وجوہات و دلائل پر مبنی ہوگا یہہ تو آپکو معلوم ہے کہ یہہ تمام ائمہ حدیثون کے جمع کرنے مین ایک قسم کا اجتہاد کام مین لائے ہین اور مجتہد کبہی مصیب اور کبہی مخطی بہی ہوتا ہے جب مین سوچتا ہون

اقول ۔ یہ لفظ پکار رہا ہے کہ آپ احادیث صحیحین کو صحیح نہین سمجہتے اور ان کے صحت کے دعوے کو بڑی دلیری کا کام خیال کرتے ہین اور محدثین سلف
[illegible]
اگر اس سے یہہ مقصود ہے کہ محدثین سلف و خلف کو ان احادیث کی صحت کی وجوہات معلوم ہونگی ۔ اسلیے انکا صحیح کہنا بجا تہا ۔ مجہو معلوم نہین اسلیے مین دلیری نہین کر سکتا ۔ تو اس صورت مین اولاً آپکو اپنی لاعلمی کا اعتراف ضروری تہا ۔ ثانیاً اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب تک کسی حدیث کی وجہ صحت معلوم نہو وہ آپ کے نزدیک لائق تسلیم نہین ہے ۔ اور اس باب مین محدثین کی تحقیق پر اعتبار جائز نہین ۔ اور اسکا نتیجہ یہہ ہے کہ آپ کے اور آپکے اتباع کے نزدیک جملہ احادیث بے کار و بے اعتبار ہین ۔ کیونکہ انکی وجہ صحت کا آپکو علم حاصل نہین اور نہ اسوقت بدون اتباع محدثین یہ علم آپکو یا کسی اور کو ہوسکتا ہے ۔

کسی حدیث کے مضمون کا قرآن کے مطابق و موافق ہونا یا کسی حدیث پر بعض لوگونکا عمل کرنا اس حدیث کی صحت کی وجہ نہین ہوسکتی ۔ کیونکہ بعض موضوع

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

کیا ہمارے بھائی مسلمان موحدین نے کس قانون قطعی اور یقینی کے رو سے ان تمام احادیث کو واجب العمل کر دیا ہے۔ تو میرے اندر سے نور قلب یہی شہادت دیتا ہے کہ صرف یہی ایک وجہ انکے واجب العمل ہونے کی پائی جاتی ہے کہ یہہ خیال کر لیا گیا ہے کہ علاوہ اوس خاص تحقیق کے جو تنقید احادیث مین ائمہ حدیث نے کی ہے وہ حدیثین قرآن کریم کے کسی آیۃ محکمہ اور بینہ سے منافی اور مغائر نہیں ہین اور نیز اکثر احادیث جو احکام شرعی کے متعلق ہین تعامل کے سلسلہ سے قطعیت اور یقین تام کے درجہ تک پہونچ گئے ہین ورنہ اگر ان

کا مضمون بھی قرآن کے موافق ہے۔ اور انپر بعض لوگون کا عمل ہی پایا جاتا ہے۔ حالانکہ انکو کوئی مسلمان صحیح نہین کہ سکتا۔ حاشیہ ص۲۱ مین ملاحظہ ہو۔

ط۔ موحدین کے لفظ سے آپ ان لوگون کی مراد رکھتے ہین جنکو عام لوگ غیر مقلد یا وہابی کہتے ہین۔ یہ لفظ کہکر آپنے جتانا چاہا ہے۔ کہ احادیث صحیحین کو صرف غیر مقلد یا وہابی لوگ صحیح اور واجب العمل جانتے ہین نہ مقلدین مذہب حنفی وغیرہ مذاہب جس سے ناواقف مقلدین حنفیہ کو اپنے ساتھہ ملانا اور صحت احادیث صحیحین سے انکو منکر بنانا آپ کا مقصود ہے۔

اور یہ محض غلط اور مغالطہ ہے۔ احادیث صحیحین کو غیر مقلدین و مقلدین و فقہا و محدثین سبھی یکسان صحیح و واجب العمل جانتے ہین۔ ہماری تحریری نمبر ۸ مین عبارات فقہا و محدثین اس امر کی تصدیق مین ناظرین کی نظر سے گذرینگی۔

۱ و ۲ و ۳ و ۲ و ۱ بقولکنندہ — پہر آپنے قطعی یقینی ثبوت کی بحث کو چہیڑا اور ایک ایسے امر سے تعرض کیا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دونو وجوہ سے قطع نظر کیجائے تو پہر کوئی وجہ انکے یقینی الثبوت ہونیکی معلوم نہین ہوتی ہان یہہ ایک وجہ پیش کیجائیگی کہ اسی پر اجماع ہو گیا ہے لیکن آپ ریویو براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۳۰ مین اجماع کی نسبت لکہہ چکے ہین کہ اجماع اتفاقی دلیل نہین ہے چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ اجماع مین اولاً یہہ اختلاف ہے کہ یہہ ممکن یعنی ہو بہی

جبتک نہ ہمکو دعوے ہے نہ آپکو اس سے انکار کی ضرورت ہے اور اس بحث مین آپنے (دوبین) دفعہ خروج از بحث کیا۔

۵۲ — ریویو براہین احمدیہ کی جو عبارت آپنے نقل کی ہے اسمین اجماع کے متعلق اختلاف علما اس غرض سے بیان کیا گیا ہے کہ اجماع باوجود محل اختلاف ہونیکے شرعی حجت اور معتبر مانا گیا ہے تو یہہ الہام [illegible] محل اختلاف ہونے کے سبب کیون نامعتبر ہو۔

یہہ غرض عبارت منقولہ کادیانی کی ماقبل و مابعد مین تصریح بیان کی گئی ہے اس عبارت کے ماقبل بصفحہ ۳۳۰ رسالہ اشاعۃ السنۃ ۱۱ کے کہا ہے۔ اس الہام کے متفق علیہ نہونے سے اسکا بے اعتبار ہونا اسلیے ثابت نہین ہوتا کہ اعتبار کا مدار اتفاق پر نہین ہے۔ یہ ہو تو کوئی امر اختلافی لائق اعتبار رہے حالانکہ مسائل دین اسلام کا حصہ اختلافی حصہ اتفاقی سے بڑہکر ہے۔ اور ہر ایک فریق اس حصہ اختلافی کو معتبر اور قابل عمل سمجہتا ہے۔

دور نجاؤ ادلہ اربعہ مین انحصار دلائل شرعیہ کے مسئلہ ہی کو دیکہلو۔

کیا یہ چارون دلیلین اتفاقی دلیلین ہین ہرگز نہین انمین دو دلیلین کتاب و سنت تو اتفاقی ہین اور دو باقی اجماع و قیاس اختلافی ہین اسکے بعد وہ عبارت مرقوم ہے جو کادیانی نے نقل کی ہے۔ اسکے بعد کے صفحہ ۳۳۳ مین کہا ہے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

سکتا ہے یا نہیں بعضے اسکے امکان کو ہی نہیں مانتے پھر ماننے والونکا اسمین اختلاف ہے کہ اسکا علم ہو سکتا ہے یا نہیں ایک جماعت امکان علم کے بھی منکر ہین امام فخر الدین رازی نے کتاب محصول مین یہ اختلاف بیان کر کے فرمایا ہے کہ انصاف یہی ہے کہ بجز اجماع زمانہ صحابہ جبکہ مؤمنین اہل اجماع بہت تھوڑے تھے اور ان سب کی معرفت تفصیلی ممکن تھی اور زمانہ کے اجماعون کے حصول علم کی کوئی سبیل نہین اسی کے مطابق کتاب حصول المامول مین ہے جو کتاب

پھر جب اختلاف کے سبب اکثر مسائل شرعیہ (خصوصًا اولہ اربعہ مین حصر دلائل شرعیہ کا مسئلہ) بے اعتبار ہو گئے تو اختلاف کے سبب الہام کیونکر بے اعتبار ہو سکتا ہے [illegible] یہ عبارات ماقبل و مابعد عبارت منقولہ کادیانی صاف پکار رہی ہین کہ مؤلف رسالہ اشاعۃ السنہ کے نزدیک اجماع کی نسبت وہ اختلافات جو عبارات منقولہ کادیانی مین بیان ہوئے ہین لائق لحاظ و اعتبار نہین ہین۔ اور اجماع باوجود محل اختلاف ہونے کے حجت شرعی اور معتبر ہے۔

کادیانی نے اس عبارت کی نقل و بیان مین وہی کام کیا ہے کہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کو تو لے لیا اور اَنْتُمْ سُکَارٰی کو چھوڑ دیا یعنے اس عبارت کا ماقبل و مابعد اڑا دیا اور صرف درمیانی عبارت متضمنہ اختلافات متعلقہ اجماع کو نقل کر کے مؤلف اشاعۃ السنہ کو اسکا قائل و مصدق بنا دیا۔ اور ناظرین کو یہ جتایا کہ مؤلف رسالہ اشاعۃ السنہ وجود اجماع اور اسکے حصول علم سے اور حجت ہونے سے منکر ہے۔ پھر احادیث صحیحین کی صحت پر دعوے اجماع کیون کرتا ہے۔ اور

ارشاد الفحول شوکانی سے ملخص ہے اسمین کہا ہے جو یہ دعوی کرے کہ ناقل اجماع ان سب علماء دنیا کی جو اجماع مین معتبر ہین معرفت پر قادر ہے وہ اس دعوے مین حد سے نکل گیا۔ اور جو کچہ اسنے کہا ٹہیک سے کہا خدا امام احمد حنبل پر رحم کرے کہ اُنہون نے صاف فرمادیا ہے کہ جو وجود اجماع کا مدعی ہے وہ جہوٹا ہے فقط اب مین آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہون کہ بخاری و مسلم کی احادیث کی نسبت جو اجماع کا دعوے کیا جاتا ہے۔ یہہ دعوے کیونکر راستی[a] کے رنگ سے رنگین سمجہ سکین حالانکہ آپ اسبات کے قائل[b] ہین کہ صحابہ کے عہد کے بعد کوئی اجماع حجت نہین

اس [illegible] جہل و تحریف [illegible] قادیانی [illegible] اپنا دجال ہونا ظاہر کر دیا ہے
ناظرین اصل عبارت اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۷ مین ملاحظہ فرماوینگے۔ تو قادیانی کے اس جہل وتصرف کا مشاہدہ کرکے اسکے دجال ہونے کا کامل یقین کرین گے۔

۱۳۲ - حاشیہ سابقہ مین بیان ہوا ہے کہ جو کچہ آپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ سے نقل کیا ہے۔ اسمین دجالیت سے کام لیا ہے۔ تو اَب ان سوالات کا موقع نہین رہا۔ ہمارے نزدیک اور ہر ایک محقق قائل اجماع کے نزدیک وہ دعوی درست ہے۔ اور راستی کے رنگ سے رنگین۔

عبارات فقہا و محدثین اس اجماع کے مثبت ومصدق تحریر نمبری ۸ مین منقول ہونگی۔ انشاء اللہ تعالے۔

۱۳۳ - یہ محض دروغ بے فروغ ہے۔ خاکسار ہرگز اسبات کا قائل نہین ہے کہ عہد صحابہ کے بعد کوئی اجماع حجت نہین ہو سکتا۔ بلکہ تصریح کر چکا ہے کہ اجماع باوصف محل خلاف ہونیکے حجت ولائق اعتبار ہے حاشیہ ص ۳۰۷ ملاحظہ ہو۔

[a] ایساہی قادیانی کی تحریر مین لفظ راست لکہا ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir   ahmadimuslim.de

ہو سکتا ہے کہ آپ امام احمد صاحب قول پیش کرتے ہین کہ جو وجود اجماع کا مدعی ہے وہ جھوٹا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ بخاری و مسلم کی صحت پر بھی ہرگز اجماع نہین ہوا چنانچہ واقعی امر بھی ایسا ہی ہے کہ بہت سے فرقے مسلمانون کے بخاری اور مسلم کی اکثر حدیثون کو صحیح نہین سمجھتے۔ پھر جبکہ ان حدیثون کا یہ حال ہے تو کیونکر کہہ سکتے ہین کہ بغیر کسی شرط کے وہ تمام حدیثین واجب العمل اور قطعی الصحت ہین۔ ایسا خیال کرنے مین دلیل شرعی کونسی ہے۔ کیا کوئی قرآن کریم مین ایسی آیۃ پائی جاتی ہے۔ کہ تمنے بخاری اور مسلم کو قطعی الثبوت سمجھنا اور اسکی کسی حدیث کی نسبت

۵۱۔ امام احمد کے اس قول سے ہمنے اپنی رضا و تسلیم ظاہر نہین کی۔ اور اسکی نقل کرنے سے جو غرض ہے وہ [illegible] حاشیہ صفحہ ۲۳۲ مین بیان ہو چکی ہے

امام احمد کا یہ قول لائق تسلیم ہے تو اسکا محل وہ متعلق اختلافی اور اڑتے پڑتے اجماع ہین جنکی سند و ثبوت کا پتہ نہین نہ وہ اجماع جنکی سند و ثبوت پر اتفاق ہو جیسا کہ صحت احادیث صحیحین پر اجماع ہے۔

۵۲۔ یہ محض کذب ہے اتفاقی احادیث صحیحین کو کوئی مسلمان (جسکے قول کا اجماع و اختلاف مین لحاظ ہو) غیر صحیح نہین جانتا اور بعض احادیث سے انکا عمل نکرنا اور وجوہات اجتہادیہ پر مبنی ہے۔ حاشیہ (صفحہ ۲۳۲) ملاحظہ ہو۔

۵۳۔ پھر آپنے قطعی صحت کیطرف رجوع کیا اور گیارہوین دفعہ بحث سے خروج کیا۔

قرآن کریم مین یا آنحضرت ؐ کی وصایا مین خاص بخاری و مسلم کا نام لیکر حکم بیان ہوتا تو انکی احادیث سے انکار پر آپکو اور دیگر مبتدعین کو جو بخاری مسلم کو نہین مانتے قطعی کافر کہا جاتا۔

آپکو اور دیگر منکرین بخاری و مسلم کو تو اس انکار کے سبب صرف فاسق مبتدع

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اعتراض نکرنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی وصیت تحریری موجود ہے
جسمین ان کتابون کو بلالحاظ کسی شرط اور بغیر توسط محک کلام الہی کے واجب
العمل ٹھرایا گیا ہو - جب ہم اس امر مین غور کرین کہ کیون ان کتابونکو واجب العمل
خیال کیا جاتا ہے - تو ہمین یہہ وجوب ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسے حنفیونکے
نزدیک اسبابات کا وجوب ہے کہ امام اعظم صاحب کے یعنے حنفی مذہب کے تمام
مجتہدات واجب العمل ہین لیکن ایک ادنے سوچ سکتا ہے کہ یہہ وجوب شرعی
نہین بلکہ کچھ زمانہ سے ایسے خیالات کے اثر سے اپنی طرف سے یہہ وجوب ٹھہرا گیا
ہے جس حالت مین حنفی مذہب پر آپ لوگ یہی اعتراض کرتے ہین کہ وہ نصوص
[illegible] شرعیہ کو چھوڑ کر [illegible] اجتہادات کو [illegible] اور ناحق تقلید شخصی کی راہ
اختیار کرتے ہین تو کیا یہی اعتراض آپ پر نہین ہو سکتا کہ آپ بھی کیون

کہا گیا ہے - پھر آپ آیتہ یا وصیت نبوی کیون پوچھتے ہین -

آیات قرآن اور وصایا نبویہ مین عموماً احادیث صحیحہ کے قبول کرنے کا
حکم وارد ہے - اور اس احادیث مین بخاری و مسلم داخل ہین - اس عموم کے ترک
عمل وانکار قبول سے صرف فاسق ومبتدع ہونے کا فتوے لگایا جاسکتا
ہے - جو آپ پر لگایا گیا ہے -

۵۱ علماء محققین حنفی مذہب کا یہہ قول نہین اور نہ اسپر انکا عمل ہے - وہ لوگ سبھی
مجتہدات حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ پر عمل نہین کرتے بلکہ انکے بعض مجتہدات چھوڑکر
نصوص شرعیہ پر عمل کرتے ہین (۵) اقوال دیگر آئمہ مذہب حنفی پر - آپنے ناحق یہہ الزام
اہلحدیث کیطرف سے حنفیہ پر قائم کیا اور انکو اہلحدیث سے لڑانا چاہا ہے -

۵۲ - اہلحدیث اور مقلدین مذاہب احادیث صحیحین کی احادیث کو صحیح ماننے مین کسی نقص نہین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بیہودہ تعصب پر زور مار رہے ہیں حقیقی بصیرت اور معرفت کے کیوں طالب نہیں ہوتے
ہمیشہ آپ لوگ بیان کرتے تھے کہ جو حدیث صحیح ثابت ہو اسپر عمل کرنا چاہئیے اور جو غیر
صحیح ہو اسکو چھوڑ دیا جاوے اب کیوں آپ مقلدین کے رنگ پر تمام احادیث کو بلا شرط
صحیح خیال کرتے ہیں اسپر آپکے پاس شرعی ثبوت کیا ہے کہاں سے امام محمد اسمعیل یا مسلم
کی معصومیت ثابت ہو گئی ہے۔ کیا آپ اس بات کو سمجھ نہیں سکتے کہ جسکو خدا تعالےٰ اپنے
فضل و کرم سے فہم قرآن عطا کرے اور تفہیم الٰہی سے وہ مشرف ہو جائے اور اسپر
ظاہر کر دیا جاوے کہ قرآن کریم کی فلاں آیۃ سے فلاں حدیث مخالف ہے اور یہ
علم اسکا کمال یقین تک پہونچ جائے تو اسکے لیے یہی لازم ہوگا کہ حتی الوسع اول

آیۃ یا حدیث کے مخالف نہیں ہیں۔ سوا اس کے یہ اعتراض تقلید مقابل نصوص بیّنہ (جو

[illegible]

حنفیہ پر آپنے ناحق قائم کیا ہے) کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔ اس اعتراض کے دعوے
مین آپنے (دروغ گویم بر روی تو) پر عمل کیا۔ اور ناظرین کو دہوکہ دیا۔

ahmadimuslim.de

سلہ - یہ تقلید نہین ہے بلکہ اجماع اُمت کی پیروی ہے جو ایک دلیل شرعی ہے۔ حاشیہ صفحہ ۲۰۳ ملاحظہ ہو
۲و۳ - احادیث صحیحین کی صحت باجماع امت ثابت ہے تو تمام احادیث صحیحین کو صحیح
ماننا ہمارے اس بیان کے کہ جو حدیث صحیح ہو اسپر عمل کرنا چاہیے اور جو غیر صحیح ہو اسکو
چھوڑ دینا چاہیے مخالف نہین ہے۔ بلکہ عین مطابق و موافق ہے۔
اس اعتراض مین اپنے مسلمانون کو دہوکہ دیا اور اپنا دجال ہونا ثابت کیا۔
سکہ - اس قول مین بھی آپنے مسلمانون کو دہوکہ دیا ہے۔ اور اپنا دجال ہونا ثابت کیا مسلمانون نے حرف
امام بخاری اور امام مسلم کو معصوم سمجھکر انکی احادیث کو صحیح نہین مانا۔ بلکہ تمام امت محمدیہ کو جنکا
ان کتابوں کی صحت پر اجماع ہے معصوم مانکر انکے اجماع کی شہادت سے ان کتابونکی احادیث کو صحیح
ھہ - کوئی حدیث صحیح قرآن کے مخالف نہین ہوتی۔ (حاشیہ صفحہ ۲۲۸ و ۲۳۵ مین ملاحظہ ہو) اور

[illegible] صحت پر اتفاق [illegible] معصوم [illegible]

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ادب کی راہ سے اسحدیث کی تاویل کر کے قرآن شریف سے مطابق کرے اور اگر مطابقت محالات مین سے ہو اور کسی صورت ہو نہ سکے تو بدرجہ لاچاری اس حدیث کے غیر صحیح ہونے کا قائل ہو۔ کیونکہ ہمارے لیے یہہ بہتر ہے کہ ہم بحالت مخالفت قرآن شریف حدیث کی تاویل کی طرف رجوع کرین لیکن یہہ سراسر الحاد اور کفر ہوگا کہ ہم ایسی حدیثون کی خاطر سے کہ جو انسان کے ہاتھون سے ہمکو ملی ہین۔ اور انسان کی باتون کا انہین ملنا صرف احتمالی امر ہے بلکہ یقینی طور پر پایا جاتا ہے قرآن کو چھوڑ دین۔

اسکو جو یہہ تفہیم ہوتی ہے کہ بعض احادیث صحیحین قرآن کے مخالف ہین تو یہہ تفہیم شیطان کیطرف سے نہ انکیطرف

۵۱۔ آپنے بخاری و مسلم کو غیر معصوم قرار دیکر انکی احادیث کا مخالف قرآن تجویز کرکے ان احادیث کی نسبت یہ بات کہی ہے۔ یہہ بخاری و مسلم پر آپکا (تیرہوان) حملہ ہے۔ قادیانی کو اہلحدیث جاننے والو اب بھی اُسکو اہلحدیث کہو گے؟

۵۲۔ یہہ کفر و الحاد آپ ہی کیطرف رجوع کرتا ہے جو صحیحین کو اصح الکتب مانکر پھر اسکی بعض احادیث کو مخالف قرآن قرار دیکر انکے چھوڑنے پر مستعدی ظاہر کرتا ہین بخاری و مسلم کو صحیح ماننے والے مسلمانون کے نزدیک تو انکی کوئی حدیث ایسی نہین جو قرآن کے مخالف ہو۔

۵۳۔ اس کلمہ سے قادیانی نے اپنا ملحد و دجال و منکر قرآن ہونا ثابت کیا ہے۔ قرآن بھی تو زید ابن ثابت وغیرہ انسانون کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ لکھا لکھایا عالم بالا سے نہین اُترا۔ بناءً علیہ قادیانی کے نزدیک قرآن مین بھی انسانی باتونکا ملنا نہ صرف احتمالی امر ہے بلکہ یقینی طور پر پایا جاتا ہے۔ پھر اُسکا بار بار قرآن کریم کیطرف رجوع کرنا اور یہہ لفظ زبان پر لانا مسلمانون کے پھنسانے کے لیے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

میں آپکو یقین دلاتا ہون کہ تفہیم الٰہی میرے شامل ہے۔ اور وہ عز اسمہ جسوقت چاہتا ہے بعض معارف قرآنی میرے پر کھولتا ہے اور اصل منشا بعض آیات کا معہ انکے ثبوت کے میرے پر ظاہر کرتا ہے اور میخ آہنی کیطرح میرے دل کے اندر داخل کردیتا ہے۔ اب مین اس خداداد نعمت کو کیونکر چھوڑ دون اور جو فیض بارش کیطرح میرے پر ہورہا ہے کیونکر اس سے انکار کرون۔ اور یہہ بات جو آپنے مجھسے دریافت فرمائی ہے کہ ابتک کسی حدیث بخاری یا مسلم کو مینے موضوع قرار دیا ہے یا نہین۔ سو مین آپ کیخدمت مین عرض کرتا ہون کہ مینے اپنی کتاب مین کسی حدیث بخاری یا مسلم کو ابھی تک

ایک جاہل نہین تو اور کیا ہے۔

مسلمانون خدا کے لیے داد انصاف دو اور بتاؤ کہ اس کلمہ کے لکھنے کے بعد کادیانی مسلمان

[illegible]

۵۱ ۔۔ مین آپکو یقین دلاتا ہون اور خود یقین رکھتا ہون جسپر مین قسم کھانیکو تیار ہون کہ خذلان کا شامل حال ہے اور شیطان آپ پر مسلط ہے وہی اس قسم کے ملحدانہ خیال آپکے دلمین ڈالتا رہتا ہے۔ خدا تعالے کی تفہیم اور اسکا الہام و القا آپ جیسے شخص کے حق مین احاطۂ امکان سے خارج ہے۔ خدا تعالے نے قرآن مین قطعی فیصلہ کردیا ہے کہ جھوٹے بدکارون کے پاس شیاطین آتے اور وہی انکے دلمین ایسی باتین القا کرتے ہین۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

کہ شیاطین اپنے دوستونکے دلمین (ایسے ملحدانہ) خیال ڈالتے ہین تا کہ وہ مسلمانون سے لڑین اور جھگڑین۔ اور ارشاد فرمایا۔ مین بتاؤن کہ شیطان کن لوگونپر نازل ہوتے ہین وہ ان لوگونپر اترتے ہین جو بڑے جھوٹے ہین اور بدکار۔	وان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم لیجادلوکم (انعام ع ۱۴) ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم (شعرا ع ۹)

۵۲ کفر کی میخ اور وساوس شیطانی کی بارش ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

موضوع قرار نہین دیا بلکہ اگر کسی حدیث کو مینے قرآن کریم سے مخالف پایا ہے تو خدا تعالی نے تاویل کا باب میرے دلپر کہولدیا ہے اور آپ نے یہہ سوال جو مجھ سے کیا ہے کہ صحت احادیث کا معیار ٹھرانے مین سلف صالحین سے آپکا کون امام ہے میری اسکے جواب مین یہہ عرض ہے کہ اس بات کا بار ثبوت میرے ذمہ نہین بلکہ مین تو ہر یک ایسے شخص کو جو قرآن کریم پر ایمان لاتا ہے خواہ وہ گذر چکا ہے یا موجود ہے اسی اعتقاد کا پابند جانتا ہون کہ وہ احادیث کے پرکہنے کے لیے قرآن کریم کو میزان اور معیار اور محک سمجہتا ہو گا کیونکہ جبحالت مین قرآن کریم خود یہ منصب اپنے لیے تجویز فرماتا ہے اور کہتا ہے فبای حدیث بعدہ یؤمنون اور فرماتا ہے قل ان ھدی اللہ ھو الھدی

---

ahmadimuslim.de

۵۱ - [illegible] احادیث [illegible] آپ [illegible] موضوع [illegible] مین [illegible] ملاحظہ ہو۔

۵۲ - یہہ آپ نے عجیب طریق اختیار کر رکھا ہے۔ جس دعوی کا ثبوت نہ دے سکے اُس دعوی کو بدیہی واتفاقی ومسلم کل بنا دیا۔ اور بارِ ثبوت اپنے اوپر سے ہٹا دیا۔ اس طریق کا ابطال یہہ ہے کہ یہہ ادعا آپ کا محض دروغ ہے۔ آپکے خصم کو اس قسم کے دعوی مین یہہ کلام ہے کہ کوئی مسلمان ان باتونکا قائل نہین۔ پس آپکا فرض ہے کہ آپ کوئی قائل بتائین ورنہ دروغ گو سمجہین جائینگے۔

قرآن کریم بے شک بلاریب مسلمانونکے نزدیک ہدایت ہی حبل اللہ ہے۔ قول فصل ہے۔ اور جو کچہہ اسکے شان مین خدا تعالی نے فرمایا ہے اُسپر مسلمانون کا ایمان ہے مگر کسی آیہ قرآن مین یہہ بیان نہین ہوا کہ قرآن مجید صحت احادیث صحیحہ کا معیار ومحک ہے۔ اور جس حدیث کا مضمون قرآن کریم کے موافق نہو وہ حدیث لائق تسلیم نہین ہی۔ حاشیہ ۔۔۔ و ۲۹۲ ملاحظہ ہو۔

۵۳ - ان آیات کا ترجمہ صفحہ ۲۹۳ مین گذر چکا ناظرین اُسکو ملاحظہ کر دیکہین کہ ان آیات کو قادیانی کے اس دعوی سے کہ حدیث صحیح کی صحت کا محک قرآن ہی کیا تعلق ہے۔

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

اور فرماتا ہے فاعتصموا بحبل اللہ جمیعًا اور فرماتا ہے ھدی للناس وبینات من الھدیٰ اور فرمایا ہے انزل الکتاب بالحق والمیزان اور فرماتا ہے انہ لقول فصل لاریب فیہ تو پہر اسکے بعد کون ایسا مومن ہے جو قرآن شریف کو حدیثون کے لیے حکم مقرر نکرے۔ اور جبکہ وہ خود فرماتا ہے۔ کہ یہہ کلام حکم ہے اور قول فصل ہے اور حق وباطل کی شناخت کے لیے فرقان ہے اور میزان ہے تو کیا ایمانداری ہوگی کہ ہم خداتعالےٰ کے ایسا فرمودہ پر ایمان نہ لاوین۔ اور اگر ہم ایمان لاتے ہین تو ہمارا ضرور یہہ مذہب ہونا چاہیے کہ ہم ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول کو قرآن کریم پر عرض[1] کرین تاکہ ہمین معلوم ہو کہ وہ واقعی طور پر اسی مشکوٰۃ وحی سے نور حاصل کرنیوالے ہین جس سے قرآن نکلا ہے یا اسکے مخالف ہے سو چونکہ مومن کے لیے یہہ ایک ضروری امر ہے کہ قرآن کریم کو احادیث کا حاکم مقرر کرے اسلیے [illegible] ہے کہ قرآن کریم کو حکم مقرر نہین کیا آپ کے ذمہ ہے نہ میرے[2] ذمہ۔

اسجگہ مجہے بہت افسوس ہے کہ آپ قرآن کریم کا مرتبہ بخاری اور مسلم کے مرتبہ[3] کے برابر

---

[1] اس عرض کا قرآن یا حدیث مین کہین حکم نہین اور مسلمات مین جو حدیث تحریر نمبری مین آپنے نقل کی ہے وہ موضوع ہے اور اس عرض وموافقت مضمون قرآن سے صحت حدیث ثابت نہین ہوسکتی ہے۔ بعض موضوعات کا مضمون بہی قرآن کے موافق ہوتا ہے۔ حاشیہ صفحہ ۳۱۷ مین ملاحظہ ہو۔

[2] یہان بہی آپنے وہی طریق اختیار کیا ہے کہ جو دعوے ثابت نہوا تو اوسکو مسلم کل کا قرار دیا اور اسکو بار ثبوت کو ٹلایا۔ حاشیہ صفحہ ۳۱۴ ملاحظہ ہو۔

[3] محض کذب ہے اور صریح بہتان اہلحدیث صحیح بخاری کا رتبہ صحت رتبہ کتاب اللہ کے بعد مانتے ہین نہ اسکے برابر اور کسی حدیث غیر صحیحین کو صحیحین کے مخالفت کے سبب غیر صحیح

بھی نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اگر کوئی حدیث کسی کتاب کی بخاری اور مسلم کی کسی حدیث سے مخالف اور مباین پڑے اور کسی طور سے تطبیق نہ ہو سکے تو آپ صاحبان بلا توقف لکھ دیتے ہیں کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ مگر کمال افسوس کی جگہہ ہے کہ یہہ مذہب قرآن کریم کی نسبت آپ اختیار کرنا نہیں چاہتے۔

اور اجماع کی نسبت جو آپنے دریافت فرمایا ہے تو مین تو پہلے ہی عرض کر چکا کہ ابن صیاد جو مسلمان ہو گیا تہا بیان کرتا ہے کہ لوگ مجہے ایسا کہتے ہیں اسکی شہادت مین کوئی استثنا نہیں جس سے سمجہا جاتا ہے کہ عام طور پر صحابہ کا یہی خیال تہا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے ماسوا اسکے حدیثوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ کا یہہ مذہب ہو گیا تہا کہ حقیقت میں ابن صیاد ہی دجال معہود ہے اس صورت میں دوسرے [illegible] صحابیوں کا خاموش رہنا صریح اسبات پر دلیل ہے کہ وہ اس مذہب کو مان چکے ہیں۔ اور اگر انکی طرف سے کوئی مخالفت اور انکار ہوتا تو ضرور وہ انکار ظاہر ہو جاتا۔ پس صحابہ کے اجماع کے لیے اسی قدر کافی ہے بالخصوص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو قسم کہا کر بیان کرنا کہ درحقیقت ابن صیاد ہی دجال معہود ہے۔

قرار نہیں دیتے۔ بلکہ اس حدیث کی صحت ثابت ہو تو اسکو حدیث صحیحین کیموافق کرتے اور انمین باہم تطبیق دیتے ہیں۔ اینز جو کچہ اسبات مین کہا ہے آمین افترا کرکے اپنا دجال ہونا ثابت کیا ہے۔

اسبات مین بہی آپنے جو کچہ کہا ہے محض کذب و مغالطہ ہے۔ نہ تمام صحابہ نے یہ کہا ہے کہ ابن صیاد دجال معہود ہے اور نہ ان سب صحابہ نے اسپر سکوت کیا۔ اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن صیاد کے دجال معہود ہونے پر قسم کہائی نہ حضرت صلعم نے اسپر خاموشی اختیار فرمائی ہے۔ حاشیہ صفحہ ۲۲۶ مین ملاحظہ ہو۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

صریح دلیل اجماع پر ہے۔ کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ سے اکیلے نہین ہوتے تھے اور غالباً جسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کہائی ہوگی اسوقت بہت سی جماعت صحابہؓ کی موجود ہوگی۔ پس انکی خاموشی صریح اجماع پر دلیل ہے۔

پھر آپنے بیان فرمایا ہے کہ شرح السنہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول منقول نہین ہے۔ بلکہ اسمین ایک صحابی اپنا خیال ظاہر کرتا ہے سو حضرت اسکی جواب مین اسقدر کہنا کافی ہے۔ کہ آپ لوگون کے نزدیک تو صحابی کا قول بھی ایک قسم کی حدیث ہوتی ہے گو منقطع ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا نہین کرسکتا اور ڈرنے کی بابت ایک ایسی بات [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یا صراحۃً

سلہ۔ جماعت صحابہ کی خاموشی کا جواب تو حاشیہ سابق مین دیا گیا ہے۔ ایک جماعت کی سکوت یا اتفاق کا اجماع نہونا۔ حاشیہ صفحہ ۲۹۶ مین بیان ہوا ہے۔

سلہ۔ دیکھو دجال کی چال۔ ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قولی حدیث کا کہ "مین اپنی اُمت پر ابن صیاد کے دجال معہود ہونے سے ڈرتا ہون" جسکو آپنے آنحضرت صلعم پر افترا کیا تہا پتہ پوچہا تہا۔ آپنے اسکے جواب مین جابر بن عبد اللہ صحابی کے اس قول کو کہ "آنحضرت صلعم ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے تھے" شرح السنہ سے نقل کر دیا۔ جسپر ہمنے یہہ سوال کیا تھا کہ یہہ آنحضرت صلعم کا قول نہین ہے۔ اسکے جواب مین اب آپنے کہا ہے کہ صحابی کا قول بہی ایک قسم کی حدیث ہوتی ہے۔ اور خرم دہیا کو کام مین لاکر یہہ خیال کیا کہ مطلق حدیث سے یا ہر قسم کی حدیث سے سوال نہ تھا۔ بلکہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی حدیث سے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بیان نہ فرماتے تو صحابی کی کیا مجال تھی کہ خود بخود آنجناب پر افترا کر لیتا۔ بلا شبہ اسنے سنا ہوگا تب ہی تو اوسنے ذکر کیا ہو جو کچھ اسنے سنا اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے ظاہر نہیں کیا۔ لیکن ایک بچہ کو بھی سمجھ آسکتا ہے کہ اسے ضرور سنا تب ہی بیان کیا پس ظاہر ہے کہ یہ افترا نہیں بلکہ بیان واقعہ ہے۔ کیا آپ اس صحابی پر حسن ظن نہیں رکھتے اور یہ خیال رکھتے ہیں کہ بغیر سننے کے اسنے کہدیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ اس نے خیال ظاہر کیا میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مافی الضمیر پر اسکو کیا علم تھا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارۃً یا صراحتاً آپ ظاہر نفرماتے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اشاعۃ السنہ میں محی الدین ابن عربی کا قول نقل کیا ہے۔ اور آخر میں اسنے لکھدیا ہے کہ ہم الہام کو حجت اور دلیل نہیں جانتے۔ اسکے جواب میں باد ب ملتمس ہوں کہ آپ اگر اس قول کے مخالف ہوتے

سوال تھا۔ اور ہر ایک قسم کی حدیث تو موضوع حدیث ہی ہوتی ہے۔ تیر اس سوال کے جواب میں یہی کہا ہوتا کہ گو وہ حدیث جو ہمنے بیان کی وضعی اور ہماری بناوٹی ہے۔ مگر آخر یہ بھی تو ایک قسم کی حدیث ہے۔

۵۱ - افترا کون کہتا ہے۔ صحابی جابر بن عبد اللہ نے آنحضرت ؐ کی خوفناک حالت کو دیکھا تو اس سے سمجھ لیا کہ آپ اسکے دجال ہونے سے ڈرتے ہیں۔ اور یہ کلمہ فرما دیا کہ آپ اسکو دجال ہونے سے ڈرتے تھے۔ آنحضرت ؐ کیطرف تو انہوں نے کوئی قول منسوب نہیں کیا پھر افترا کیونکر ہوا حاشیہ صہ ملاحظہ ہو۔

۲ و ۳ - حسن ظن رکھتے ہیں تب ہی تو یہ تجویز کرتے ہیں کہ اُسنے آنحضرت ؐ کیحالت خوف کو دیکھا تو اپنا یہ خیال ظاہر کیا کہ آپ اس سے ڈرتے تھے۔

۴ - ظاہری حال مافی الضمیر پر دال ہوتا ہے۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(105)

تو کیون ناحق اسکا ذکر کرتے۔

غایت کار آپ کی کلام مین تناقض ہو گا کیونکہ اول صاف تسلیم کر آئے ہین کہ الہام ملہم کے لیے حجت شرعی کے قائمقام ہوتا ہے علاوہ اسکے آپ تو صاف طور پر مان چکے ہین بلکہ بحوالہ حدیث بخاری بتصریح بیان کر چکے ہین کہ الہام محدث کا شیطانی دخل سے منزہ کیا جاتا ہے ماسوا اسکے مین اسبات کے لیے آپکو مجبور نہین کرتا کہ آپ الہام کو حجت سمجھ لین۔ مگر یہ تو آپ اسی ریویو مین خود تسلیم کرتے ہین کہ ملہم کے لیے وہ الہام حجت ہو جاتا ہے سو میرا دعوی اسی قدر سے ثابت ہے مین

ahmadimuslim.de

سلہ۔ ناحق کیون۔ جس غرض سے ہمنے وہ قول نقل کیا ہے وہ ہم صفحہ ۲۹ مین بیان کر چکے ہین۔ لہذا اسکی نقل کرنے سے اسکے مضمون سے اتفاق ثابت نہین ہوتا۔

۲و۳و۴و۵۔ اس آخری کلام مین بہی کادیانی نے مسلمانون کو دہوکہ دیا اور اپنا دجال ہونا ثابت کیا۔

یہان بحث و سوال اس امر کا نہ تھا کہ الہام غیر نبی حجت ہے یا نہین۔ جبکا یہ کلام جواب ہو سکتا۔ خاکسار کا سوال تو یہہ تھا کہ ہینے شیخ اکبر کے اس قول کو کہ "کشف کے ذریعہ سے بعض احادیث موضوع اور بعض غیر صحیح ٹھیر سکتی ہین" مؤلف اشاعۃ السنۃ نے کب صحیح تسلیم کیا۔ اور اسکی نسبت اپنا توافق رائے کہان ظاہر کیا ہے اسکا جواب ابنی تحریری نمبری (۵) مین یہہ دیا تہا۔ کہ آپکے نزدیک وہ قول لائق تسلیم نہوتا تو اسکو کس غرض سے نقل کیا جاتا۔ اسکا جواب تحریر نمبری (۶) مین خاکسار نے یہ دیا کہ اس قول و نقل سے جو غرض ہے وہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۱

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بھی آپکو مجبور کرنا نہین چاہتا۔

۲۱- جنوری غلام احمد بقلم خود ۱۸۹۱ء

جلد (۷) صفحہ مین بیان ہو چکی ہے۔

اور اس صفحہ مین اس قول کے مضمون سے ہمنے اپنا خلاف صاف طور پر ظاہر کردیا اور کہدیا ہے کہ ہم الہام غیر نبی کو حجت و دلیل شرعی نہین جانتے جسکو کادیانی نے اس مقام مین نقل کیا ہے لہذا اسکے جواب مین کادیانی کا آپ اِن امور کو پیش کرنا کہ (۱)۔ اس قول کے آپ مخالف ہوتے تو اسکو نقل کیون کرتے۔ (۲)۔ اور الہام آپکے نزدیک ملہم کے حق مین تو حجت ہے۔ (۳)۔ اور محدث کا الہام دخل شیطانی [illegible] اس بات کے لیے مجبور نہین کرتا۔ سوال و جواب متنازع فیہ سے کوئی تعلق نہین رکھتا۔ اور یہہ بجز دجالی دجال کے (جس سے سائل کو اسکا سوال بہلا دینا۔ اور اصل متنازعہ فیہ کو چھوڑ کر دوسری طرف لیجانا مقصود ہوتا ہے۔) اور کچہ نہین ہوسکتا۔ ان امور سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ مولف اشاعۃ السنہ نے الہام کے ذریعہ احادیث صحیحہ کے موضوع اور موضوعہ کے صحیح ہو سکنے کو رسالہ مین تسلیم کیا ہے۔ اور اسیکو ثبوت کا کادیانی نے مطالبہ کیا تہا۔

انتباہ

کادیانی کی تحریری نمبری ۶ ختم ہوئی۔ اس تحریر کو معہ اسکے نوٹون اور حواشی کی ناظرین توجہ سے پڑہینگے تو یقین کرینگے کہ اس تحریر مین بہی کادیانی نے اُن دو پرانی باتون خارج از مبحث کے کہ (۱) جس حدیث کا مضمون قرآن کے مخالف ہوگا وہ صحیح و لائق قبول نہین (۲) اور حدیث صحیح بہی ہو تو وہ رتبہ صحت مین قرآن کے برابر نہین اور کچہ نہین کہا۔ اور ہمارے اس سوال کا کہ بخاری مسلم کی جملہ احادیث صحیح ہین یا غیر صحیح یا مختلط کوئی قطعی اور صاف جواب نہین دیا۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تحریر نمبر ہفتم از جانب خاکسار

مین افسوس کرتا ہون کہ آپنے پھر بھی میرے سوال کا جواب صاف الفاظ مین نہین دیا۔

آپ نے بیان کیا ہے۔ کہ مین آپسے ان کتب کی صحت تسلیم کرانا چاہتا ہون اور آپ اس تسلیم کو صحیح نہین سمجھتے بلکہ اسکو ایک غلط اصول فرضی وخیالی اجماع پر مبنی قرار دیتے ہین۔ پھر صاف الفاظ مین کیون نہین کہتے کہ صحیحین کی جملہ احادیث بلا وقفہ و نظر واجب التسلیم اور صحیح نہین ہین بلکہ اسمین موضوع یا غیر صحیح احادیث بھی ہین یا انکے موضوع ہونے کا احتمال ہے جب تک آپ ایسے صریح الفاظ مین اس مطلب کو ادا نکرینگے اس سوال کے جواب سے سبکدوش نہونگے خواہ برسون گزر جائین۔

آپ حدیث ان من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ کو پیش نظر رکھکر خارج از سوال باتون سے تعرض کرنا چھوڑ دین اور دو حرفی جواب دین کہ صحیحین کی حدیثین سب کی سب صحیح ہین یا موضوع ہین یا مختلط ہین۔

(۲)۔ آپ فرماتے ہین کہ مینے اپنی کتاب مین کسی حدیث صحیح بخاری و مسلم کو موضوع نہین کہا (لفظ موضوع آپکے کلام مین غیر صحیح کے معنو نمین مستعمل ہوا ہے

ل اسوجہ سے آپکا بعض احادیث کو ضعیف کہنا موضوع کہنے کی مانند ہے۔ اور بعض احادیث کی نسبت تو آپنے صاف اور صریح لفظ موضوع استعمال کیا ہے چنانچہ متن مین اسکی تفصیل ہے اور حاشیہ نمبر ۱ و ۲ صــ۱۱ و صــ۱۲ مین بعض تمثیلات گذر چکی ہین۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور یہہ امر کمال تعجب کا موجب ہے کہ آپ جیسے مدعیان الہام ایسی بات خلاف واقعہ
کہین آپنے رسالہ ازالہ الاوہام کے صفحہ ۲۲۰ مین دمشقی حدیث کی نسبت کہا ہے
یہہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم مین امام مسلم صاحبنے لکہی ہے۔ جسکو ضعیف سمجھکر
رئیس المحدثین امام محمد اسمٰعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے اب انصاف سے فرماوین کہ حدیث
صحیح مسلم کو آپنے ضعیف قرار دیا ہے یا نہین اور اگر آپ یہ عذر کرین کہ مین صرف
ناقل ہون اسکو ضعیف کہنے والے امام بخاری ہین تو اب تصحیح نقل کرین اور صاف فرماوین
کہ امام بخاری نے فلان کتاب مین اسکو ضعیف قرار دیا ہے یا کسی اور امام محدث سے
نقل کرین کہ انہون نے امام بخاری سے اس حدیث کی تضعیف نقل کی ہے ورنہ آپ
اس الزام سے بری نہین ہو سکینگے کہ آپنے صحیح مسلم کی حدیث کو ضعیف قرار دیا اور
پھر اسکی تحریر [illegible] رسالہ ازالہ الاوہام کے صفحہ ۲۲۲ مین آپ
فرماتے ہین اب بڑے مشکلات یہہ پیش آتے ہین کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی اون
حدیثون کو صحیح سمجہین جو دجال کو آخری زمانہ مین اوتار رہے ہین تو یہ حدیثین موضوع
ٹہیرتی ہین اور اگر ان حدیثون کو صحیح قرار دین تو پہر اونکا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اور
اگر یہہ متعارض و متناقض حدیثین صحیحین مین نہوتین صرف دوسرے صحیحون مین ہوتین
تو شاید ہم ان دونو کتابونکی زیادہ تر پاس خاطر کرکے اون دوسری حدیثون کو موضوع
قرار دیتے مگر اب مشکل تو یہ آپڑی کہ ان ہی دونو کتابون مین یہ دونو قسم کی حدیثین موجود
ہین اب جب ہم ان دونو قسم کی حدیثون پر نظر ڈالکر گرداب حیرت مین پڑجاتے ہین کہ

۲۲۱ و ۲۲۲ صفحہ ازالہ ــ ان الفاظ کو ناظرین توجہ سے ملاحظہ فرماوین اور داد انصاف دین کہ
کیا کادیانی احادیث صحیحین کو موضوع وغیر صحیحہ وضعیف جسکو اوسنے موضوع
کے قائم مقام استعمال کیا ہے۔ نہین کہتا۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(107)

کس حدیث کو صحیح سمجھیں اور کسکو غیر صحیح تب ہمکو عقل خداداد یہہ طریق فیصلہ کا بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہیں اونہیں صحیح سمجھنا چاہئے۔ اور ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۲۲۴ مین آپ نے مسلم کی اسحدیث کو جسمین یہہ بیان ہے کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوگا (جو صفحہ ۱۰۵۶۔ بخاری مین بہی مروی ہے) یہہ کہکر اوڑایا ہے کہ یہہ حدیث مسلم کی اوس حدیث کے برخلاف ہے جسمین یہہ وارد ہے کہ یہہ دجال مشرف باسلام ہوچکا تہا۔ ایسا ہی آپنے صحیحین کی اون احادیث کو اوڑایا ہی جن مین دجال کے ان خوارق کا بیان ہے کہ اوسکے ساتھ بہشت اور دوزخ ہونگے اور اوسکے کہنے سے زمین شور سرسبز ہوجایگی وغیرہ وغیرہ پہر آپکا اس مقام مین یہہ کہنا کہ مینے صحیحین کی کسی حدیث کو موضوع یا غیر صحیح قرار نہیں دیا اور ان احادیث کے صحیح معنے بیان کرتے ہیں [illegible]

آپ صحیحین کی حدیث کو موضوع جانتے ہین اور ساقط الاعتبار سمجھتے مین پہر اس اعتقاد کو جو طولانی تقریرون اور ملمع سازیونسے چھپاتے مین اور یہہ خیال نہین فرماتے کہ جن باتون کو آپ چھاپ چکے ہین وہ کب چھپتی ہین۔

۳۔ آپ لکھتے ہین کہ قرآن کو حدیث کا معیار صحت ٹھرانے مین امام کی نشان دہی کا بار ثبوت آپکے ذمہ نہین ہے اور یہ دعوی کرتے ہین کہ ہر ایک مسلمان احادیث کی تصحیح کا معیار قرآن کو سمجھتا ہے۔ مین آپکے اس دعوے کا بہی منکر ہون اور یہہ کہہ سکتا ہون کہ کوئی مسلمان جنکے اقوال سے استناد کیا جاتا ہے اس بات کا قائل نہین آپ کم سے کم ایک مسلمان کا علماے سلف سے نام لین جو آپکے خیال کا شریک ہو اور اگر باوجود ان دعادی کے آپ پر بار ثبوت نہین ہے تو آپ یہہ امر کسی منصف

سے ۲ حاشیہ صفحہ سابقہ ملاحظہ ہو۔ اور متن ص ۳۲۱

سے ۳۔ صفحہ (۳۱۴) و (۳۱۵) ملاحظہ ہو۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے مسلمان ہو خواہ غیر مذہب کہلاوین اس باب مین جو آیات آپنے نقل کین ہین اونکو آپکے دعاوی سے کوئی تعلق نہین ہے۔ اسکی تفصیل جواب تفصیلی مین ہو گی۔ انشاءاللہ تعالے۔

۴- اجماع کے باب مین میرے کسی سوال کا آپنے جواب نہین دیا براہ مہربانی میرے سوال پر نظر ثانی کرین اور ان با تونکا جواب دین کہ اجماع کی تعریف جو آپ نے لکھی ہے کس کتاب مین ہے اور بعض صحابہ کے اتفاق کو کون شخص اجماع سمجھتا ہے سکوت کل کا جو آپنے دعوے کیا ہے یہہ ہی محتاج نقل و ثبوت ہے۔ آپ بہ نقل صحیح ثابت کرین کہ حضرت عمرؓ وغیرہ نے ابن صیاد کو دجال کہا تو اُسوقت جملہ اصحاب یا فلان فلان موجود تھے اور انہون نے اوس پر سکوت کیا یا وہ قول جو صحابی کو پہنچا اور سب [illegible] سے ثابت نہین ہو سکتی۔ ایسے دعاوی عظیمہ مین ائمہ نقل سے نقل بکار ہے نہ صرف تجویز عقل۔ اجماع کے باب مین جو کچھ ائمہ سے منقول ہے وہ آپکی تحریر مین موجود ہے۔ پہر تعجب ہے کہ اوسپر آپکی توجہ نہوئی اور صرف اٹکل سے اپنی کار براری کی۔

۵- مضمون حدیث شرح السنۃ کے متعلق آپنے بڑے زور سے دعوے کیا تھا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین ابن صیاد کے دجال ہونے سے خوف کرتا ہون۔ اور ازالہ الاوہام کے صفحہ ۲۲۴ مین آپ نے کہا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو فرمایا ہے کہ ہمین اسکے حال مین ابھی اشتباہ ہے یعنے اوسکو دجال ہونے کا ہمکو خوف ہے ان اقوال کا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقیناً قائل قرار دیا ہے۔ اب آپ یہہ کہتے ہین کہ صحابی نے آنحضرتؐ سے سنا ہو گا تب ہی آنحضرتؐ کی

۵۱- قطع نظر اس امر سے کہ انہون نے ابن صیاد کو صرف دجال کہا تھا۔ نہ دجال موعود و معہود۔

۵۲- حاشیہ و متن صفحہ ۲۰۶ و صفحہ ۲۰۷ ملاحظہ ہو۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

طرف اس امر کو منسوب کیا کہ آپ ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے تھے۔ اب انصاف کرو اور صدق و دیانت کو پیش نظر رکھکر فرماوین کہ احتمال[1] موجب یقین ہو سکتا ہے؟ کیا یہ امکان نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معاملات سے جو ابن صیاد کی نسبت آپ سے بارہا وقوع مین آئے۔ جیسے اوسکا امتحان کرنا یا چھپ کر اُسکی حالات معلوم کرنا وغیرہ وغیرہ جنکا صحیحین مین ذکر ہے اوس صحابی کو یہہ خیال پیدا ہو گیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دجال سمجھتے تھے اس امکان و احتمال کے ساتھ جو حسن ظنی بحق صحابی پر مبنی ہے کیا یہ یقین ہو سکتا ہے کہ اوس صحابی نے آنحضرت صلعم کو وہ باتین کہتے ہوئے سنا جو آپ نے برخلاف واقعہ آنحضرت[2] کیطرف منسوب کین اور کیا بلا حصول یقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اون اقوال کا قائل قرار دینا اور بلا کُنہکا یہ کہدینا کہ آپ ایسا فرماتے تھے جائز ہے؟ اور مسلمانان سلف سے یہ [illegible]

ahmadimuslim.de

۶۔ آپ کہتے ہین کہ قول ابن عربی کے آپ مخالف ہوتے تو کیون ناحق اوسکا ذکر کرتے اور اُسکے ذکر سے آپکی کلام مین تناقض پیدا ہوتا ہے۔ آپکا یہہ مفہوم میری عبارت کی صریح منطوق کے جو مینے نقل کی ہے برخلاف ہے۔ لہذا لائق لحاظ و التفات نہین ہے لہذا وہ آپکو الزام تعارض سے بری نہین کر سکتا اور نہ میری وہ تصریحات جو مینے محدث کی نسبت کین ہین آپکو اس الزام سے بری کر سکتی ہین میری کسی تصریح یا کلام مین ابن عربی کے قول کی تصدیق و تائید پائی نہین جاتی اور میرا صریح اظہار کہ مین الہام غیر نبی کو حجت نہین سمجھتا اور کتاب و سنت کا پیرو ہون نہ کسی الہامی کشفی کا مقلد صاف شاہد ہے کہ آپنے مجھپر افترا کیا ہے۔ رہا الزام تعارض و اظہار خلاف عقیدت سو اسکا جواب اوسی صفحہ اشاعۃ السنۃ مین موجود ہے۔ کہ مینے ان اقوال ابن عربی وغیرہ کو اس غرض سے نقل کیا ہے کہ الہام کو حجت ماننے مین حساب

---

[1] احتمال جو آپ کے لفظ "ہوگا" کا مفہوم ہے۔

[2] کہ صرف احتمال سے کہ آنحضرت کو امر محتمل کا قائل بنا دیا ہو۔

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

براہین متفرد نہیں ہی اور یہ مسئلہ ایسا نیا اور انوکھا نہین جسکا کوئی قائل نہو۔ جس سے صاف ثابت ہی کہ میرے ان اقوال کو نقل کرنے سے صاحب براہین کو تفرد سے بچانا چاہا تھا نہ یہ جتانا کہ مین بہی ایسے الہامونکو لائق سند سمجھتا ہون۔

آپکی تحریرات مین بہت سے مطالب زائد اور خارج از بحث ہو گئے ہین جنسے مین عمدا تعرض نہین کرتا اون سے تعرض اوس تفصیلی جواب مین کرونگا جو بعد طی ہونے امور مستفسرہ کے قلم مین لاؤنگا بالفعل مین آپکو پہر اپنے سوالات سابقہ کیطرف توجہ دلاتا ہون کہ آپ براہ مہربانی بنظر حفظ اوقات فریقین میرے سوالات کا صاف اور مختصر الفاظ مین جواب دین اور زائد باتونکی طرف توجہ نکرین مین بنظر آپکی رفع تکلیف کی پہر اپنے سوال کا خلاصہ بیان کرتا ہون۔ **اول** آپ بصراحت کہ بتاتے کہین جملہ احادیث صحیحین صحیح اور واجب العمل ہین یا جملہ غیر صحیح اور [illegible] ضعیف ہین یا [illegible]

دوم ۔ قرآن کو صحت احادیث کا معیار ٹہرانے مین جملہ مسلمان آپکے ساتھ ہین یا کوئی امام یا سلف سے **سوم** ۔ اجماع کی تعریف اور یہ امر کہ چند اصحاب کا اتفاق شرعًا اجماع کہلاتا ہی اور حضرت عمر وغیرہ کے ابن صیاد کو دجال[1] کہنیکے وقت جملہ اصحاب موجود تہے یا فلان فلان اور اسپر اونہون نے سکوت کیا اور یہ سکوت فلان فلان ائمہ حدیث نے نقل کیا۔ **چہارم** ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آنحضرت کیطرف کوئی حکم یا خیال منسوب نکرتے جبتک کہ وہ آپسے[2] نہ سن لیتے۔ اور آنحضرت صلعم کے وقائع اور قضایا سے کوئی امر استنباط کرکے آنحضرت کی طرف منسوب نکرتے جیسے بعض صحابہ سے منقول ہے۔

قضی

---

[1] ۔ دجال بہی وہ جو موعود ہے۔ کیونکہ اسی سے ہمکو انکار ہے۔ چنانچہ ص ص مین کہا گیا ہے۔ اسیوجہ سے یہان پر اس سے تعرض نہین ہوا۔

[2] ۔ یعنے آپکا قول۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de